30

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۸ نمبر ۱۳

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم جولائی ۱۹۳۴ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

نوکر رکھنا نمبر ۲	۳ تا ۵	عبدالرحیم شبلی بی کام
احمدی بچی کی دعاء	۵ تا ۶	محترمہ زینب سکندر آباد دکن
الیاس	۶ تا ۹	محترمہ محمودہ اختر قادیان
ایک قابل تقلید مثال ..	۹ تا ۱۰	
رپورٹ لجنہ فیروزپور	۱۰ تا ۱۱	سیکرٹری صاحبہ لجنہ
صداقت مسیح موعودؑ (از روئے بائیبل)	۱۲ تا ۱۶	"صدیق" امرتسری
شذرات عورت ..	۱۶ تا ۱۸	
ذکر حبیبؑ	۱۸ تا ۱۹	اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندی مسلم خاتون سے

ہُوئے ہیں خندہ زن غنچے تو بلبل چہچہاتی ہے
برسنے کو گھٹائیں آسماں پر جھوم کر اٹھیں
تڑپ کر پہلوؤں میں آرزو انگڑائی لیتی ہے!
جدھر دیکھو نظر آنے لگے آثارِ بیداری
جہاں میں ہر طرف چرچے ہیں سالِ نو کی آمد کے
جو دیکھے دیدۂ بیدار کیف افزا نظاروں کو
جو گوشِ ہوش سن پائے پیامِ بلبلِ رنگیں
مگر خاتونِ مسلم خواب غفلت میں ہی سوتی ہے
زمانہ بڑھ رہا ہے منزلِ مقصود کی جانب
زمانہ چل رہا ہے چال محشر خیز وہ دیکھو
ذرا اُٹھ۔ کھول آنکھیں دیکھ کیا ہونا ہے دنیا میں
نہ کچھ کہنا نہ کچھ سُننا تو کچھ معنے نہیں رکھتا!
اگر تو چاہتی ہے سرخرو ہونا زمانے میں
اگر چاہتی تو ہو میری آواز کی وقعت
نہ بن مغرب کی شیدائی کہ تو مشرق کی بیٹی ہو
ہے گُل کی اِسلئے وقعت شمیم آمیز ہوتا ہے
مگر جب رنگ و بو باقی نہیں پھر کون پوچھیگا
اگر تو چاہتی ہے مرد کے ہم رنگ ہو جانا
تجھے اسلام نے سب کچھ دیا ہے غور کر دل میں
نگاہِ اہلِ عالم سے وگرنہ گر ہی جائے گی!
اِس آزادی کی خواہاں ہے غلامی جسکا حاصل ہے

سحرِ دم باغ میں شبنم جواہر سے لٹاتی ہے
جھکیں گلبن کی شاخیں روئے سبزہ جوم کر اٹھیں
لپک کر جستجو اسکو مبارکباد دیتی ہے!
طلب کے قافلے والوں نے کی چلنے کی تیاری
جمالِ نو کی آمد کے جلالِ نو کی آمد ہے!
یدِ قدرت کی صنعت حسنِ فطرت کی بہاروں کو
کھلیں پہلو میں ارماں کے ہزاروں ہی گُل رنگیں
یہ کیسی زندگانی ہے نہ ہنستی ہے نہ روتی ہے
حریم ارتقا کی محفلِ مقصود کی جانب
نظارہ باغِ عالم کا ہے دلآویز وہ دیکھو
سنبھل کچھ بول منہ سے محو ہو جا فکرِ فردا میں!
الم سہنا یہ سر دھننا تو کچھ معنے نہیں رکھتا
پڑے گا تجھ کو وقفِ آرزو ہونا زمانے میں
تو کر اسلام کی ہر طرز ہر انداز کی وقعت
جو یہ دل میں سمائی ہے تو پھر قسمت کی ہیٹی ہو
بھلا معلوم ہوتا ہے کہ دلآویز ہوتا ہے۔
سلف کی تجھ میں خو باقی نہیں؟ پھر کون پوچھیگا
نہیں لازم ہر اک پہلو سے ہم آہنگ ہو جانا
سمٹ کر بیٹھ جا گھر میں نہ جا اوروں کی محفل میں
جو ہے تقدیر سیدھی بھی تو اُلٹی پھر ہی جائیگی
ہوئی مذہب سے نفرت نیک نامی جسکا حاصل ہے

ہمارا کام تھا کہنا عمل اب فرض ہے تجھ پر
سمجھ لے مذہب اسلام کا کیا فرض ہے تجھ پر

[illegible] عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۲ء

نوکر رکھنا

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس مضمون میں مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آقا و نوکر کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم نوکر کو تنخواہ دیتے ہیں۔ اس لئے ہم اُس پر ہر طرح سے حاوی ہیں۔ حالانکہ نوکر اس لئے رکھا جاتا ہے۔ کہ ہم اُس کام کو بوجہ احسن سر انجام نہیں دے سکتے اگر ہم خود اس کام کو کرنے لگیں تو ہمارا وقت ضائع ہوگا اور دوسرے کام رہ جائیں گے۔ پس لازم رکھنا تقسیم عمل ہے۔ اور یہ اُسی کے اصُول کے ماتحت آتا ہے نہ کہ خرید کردہ اشیاء کے اصول کے ماتحت۔ یعنی آپ ہر طرح سے اُس پر حاوی نہیں ہیں بلکہ آپ کو اُس کی انسانیت تسلیم کرنی پڑے گی۔

میری دانست میں آقا و ملازم کے تعلقات دوستانہ ہونے چاہئیں۔ اور بعض حالات میں مادرانہ نوکر کو یہ احساس نہ دلانا چاہیئے۔ کہ وہ اس کا زرخرید ہے یعنی وہ ہر طرح اپنے آقا کے احکام اور ارشادات پر چلنے پر مجبور ہے۔ بلکہ اُسمیں مساوات اور آزادی کی رُوح پھونکنی چاہیئے۔ کیونکہ بسا اوقات وہ اپنے آپکو حقیر اور ماتحت جان کر پژمردہ اور اُداس رہے گا۔ اسکو انگریزی میں کہتے ہیں:۔ Dignity of Labour یعنی "وقار مزدوری" نوکر میں یہ احساس نہ پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ وہ حقیر اور مردود ہے۔ بلکہ ملازمت کے متعلق بلند خیالات اُس کے دل میں ڈالنے چاہئیں۔ مثلاً یہ کہ ملازمت کوئی بُری شے نہیں۔

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس اصل کو خوب سمجھا تھا۔ بلکہ غلاموں میں "وقار ملازمت" پیدا کرنے کے حضورؐ ہی بانی مبانی تھے۔ حضورؐ نے حضرت انسؓ کو کبھی جھڑکا نہ تھا۔ اور نہ کبھی اُن سے سختی کا برتاؤ کیا۔ اسکے باوجود حضرت انسؓ بڑے وفادار اور نمک حلال تھے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ بغیر سختی اور جھڑک کے نوکر قابو میں نہیں آتے۔ اصل بات تو تسخیر قلوب ہے۔ اگر یہ فتح ہو جائیں۔ تو نوکر خود بخود کام کرنے لگیں گے۔ اور اُن میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جائے گا۔ اور جیساکہ میں نے اپنے گذشتہ مضمون میں لکھا تھا۔ اگر ان کے ساتھ نیک

برتاؤ کیا جائے تو ان کی ضمیر خود بخود حساس ہو جاتی ہے۔ چاہیئے کہ ان کے آرام و تفریح کا خیال رکھا جائے۔ اور ان کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو اپنے بچوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مثلاً جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اُن کو وہی کچھ کھلانا چاہیئے۔ جو خود کھاتے ہو۔ اور وہی کچھ پہنانا چاہیئے۔ جو خود پہنتے ہو۔

میں نے کئی دفعہ اپنے نوکر کو مزنگ سے موچی دروازے بھیجنا ہوتا۔ لیکن میں اُس کو ہمیشہ تانگے کے پیسے ضرور دیدیتا۔ مگر ایک دوسرا لڑکا کچھ بھی نہ دیتا۔ اور کام بھی خوب کرواتا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ اس کے کہنے پر ٹال مٹول کر جاتا اور میرے کہنے پر فوراً تیار ہو جاتا۔

میرا اصول تو یہ ہے کہ اگر آپ ایک کام کو تھوڑی سی دیر میں خود کر سکتے ہیں تو اسے خواہ مخواہ نوکر سے کروانے کے کوئی معنی نہیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ میں ایک دفعہ ایک دوست کے کمرہ میں بیٹھا تھا تو اس نے بے تحاشا نوکر کو آوازیں دینی شروع کیں۔ میں سمجھا کوئی ضروری کام ہوگا۔ لیکن پانچ چھ منٹ کے ردّ و کد کے بعد جب وہ آیا تو کام کیا تھا۔ "مجھے ذرا اس صراحی میں سے پانی بھر کر دینا"۔ میں نے کہا بھائی یہ کام تو تم خود کر سکتے تھے۔ اور یا مجھے کہتے۔ آخر صراحی تو تمہارے اپنے کمرہ میں ہی پڑی تھی۔ تو کہنے لگے "نہیں نوکر کاہے کے لئے ہے"۔

کئی دفعہ میں نے دیکھا کہ یہی صاحب اخبار اٹھا کر باورچی خانے جاتے اور نوکر کو حکم دیتے کہ اسے ریڈنگ روم میں جا کر رکھ آ۔ حالانکہ جتنے قدم وہ چلکر باورچی خانے جاتے اتنے ہی قدم چلکر وہ خود ریڈنگ روم پہنچ سکتے تھے۔ یہ خواہ مخواہ نوکر کو دق کرنے اور اپنی نااہلی کا ثبوت دینے والی بات ہے۔

رات کا سماں ہوتا۔ آندھی یا بارش آجاتی۔ بجائے اس کے کہ چارپائی خود اٹھا کر نیچے چلے آئیں۔ بعض لڑکے نوکروں کو آوازیں دینی شروع کر دیتے تھے۔ حالانکہ انکو اپنی چارپائیاں بھی نیچے اُتارنی ہوتی تھیں۔ اور وہ کس کس کی اُتارتے؟ لڑکے بیسیوں اور نوکر چند ایک اگر وہ نہیں کرتے تو کوسنا شروع ہو جاتا۔ حالانکہ اتنی دیر میں خود چارپائی نیچے لائی جاسکتی تھی۔

میرے اوپر کے بیان سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ نوکروں سے کام لینے کے لئے ان کو ہر وقت ضرور ہی کچھ نقدی دینی چاہیئے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر کہیں دُور بھیجنا ہے۔ تو سوچنا چاہیئے۔ کہ آیا ہم خود بھی ویسا کر سکتے تھے۔ مثلاً ڈیڑھ دو میل بھیجنا ہے۔ تو بہتر ہے کہ اسکو سائیکل دیدی جائے۔ یا تانگہ کا انتظام کر دیا جائے ورنہ چل کر جانا تو جیسا آپ کے لئے دشوار ہے اسی طرح اس کے لئے بھی مشکل[1] ہوگا۔ یا اگر پھر ڈل کا

[1] آقا نے جن حالات میں پرورش پائی ہے اس کے اعتبار سے اس کے لئے ایک کام کا سرانجام دینا دشوار ہے۔ بہ نسبت نوکر کے جس کے لئے پیدل چلنا یا دھوپ سہنا یا اور کوئی ویسا کام بوجہ مشق و عادت اور عمدگی صحت کے نہایت آسان ہے۔ (ایڈیٹر)

چھتہ اُتروایا ہے۔ تو ہمیشہ دو پیسے بطور انعام دیدینا اس کو آپ کے زیادہ نزدیک کر دے گا۔ لیکن ہر وقت انعام دینے کی عادت نہ ڈالنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ تحریص و ترغیب اس کو سُست بنا دے گی۔ اس کے لئے موقع شناسی کی ضرورت ہے ؛ (باقی دارد)

عبدالرحیم شبلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچے کی دُعاء

ایک غریب بیوہ کے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے یتیم رہ گئے۔ وہ بیچاری نہایت تنگی ترشی سے زندگی بسر کرتی۔ اور جہاں سے ہو سکتا محنت مزدوری کر کے ان کا پیٹ پالنے کیلئے روکھا سوکھا ٹکڑا لا دیتی تھی ایک دن صبح کے وقت جب سب بچے جاگے اور انہوں نے کھانے کے لئے کچھ مانگا۔ تو ماں نے حسرت سے جواب دیا کہ میرے پیارے بچو افسوس کہ آج میرے پاس تمہارے کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ میرے پاس روٹی ہے نہ آٹا اور نہ پیسے ہیں کہاں سے روٹی خرید لاؤں تم اپنے مہربان خدا سے دعا مانگو کہ وہ اس مصیبت اور افلاس میں ہم پر رحم کرے وہ بہت ہی دولتمند اور طاقتور ذات پاک ہے۔ میرے پیارے بچو خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ کہ مصیبت کے وقت مجھ سے التجا کرو۔ میں تمہاری مدد کروں گا ؛

ماں کی یہ باتیں سنکر سارے بچے مضمحل سے ہو گئے۔ اور بغیر کچھ کھائے پیئے اپنے اپنے کام پر لگ گئے۔ سب سے چھوٹا بچہ جسکا نام انور تھا۔ اور جس کی عمر بمشکل چھ سات سال کی ہوگی۔ بھوکا اور پریشان بستہ بغل میں دبا کر مکتب کو چلدیا۔ جب راستے میں مسجد کے پاس سے گزرنے لگا۔ تو اس کے دل میں خیال آیا کہ چلو اندر چلکر دعا مانگ لوں۔ مسجد میں داخل ہوا۔ جوتا اُتارا بستہ بغل سے رکھا اور نہایت عاجزی سے بھرائی ہوئی آواز میں گڑگڑا کر یہ دعا مانگنی شروع کی :-

"اے خدا تو جانتا ہے۔ کہ ہمارا باپ مرگیا ہے آج ہماری ماں کے پاس نہ آٹا ہے نہ روٹی۔ میں بہت ہی بھوکا ہوں۔ میں نے مٹھائی کبھی نہیں کھائی ہمیں کچھ کھانے کے لئے چاہیئے۔ تاکہ ہم اور ہماری ماں بھوک کی شدت سے مر نہ جائیں۔ اے خدا ہماری مدد کر ہماری ماں نے ہمیں یقین دلایا ہے۔ کہ تو بہت دولتمند اور طاقتور ہے۔ اور ہر ایک کو جو کچھ دیتا ہے تو ہی دیتا ہے"

اپنے ننھے ننھے ہاتھوں کے ساتھ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے بھوک کی تکلیف میں یہ دعا مانگ کر ننھا انور سکول کیطرف چلا گیا۔ جب دوپہر کو گھر آیا تو اُس کی حیرانی کی کچھ حد نہ رہی۔ اُس نے دیکھا کہ سالن اور روٹیوں کے علاوہ چاول اور گیہوں کی دو ۲ بوریاں اور مٹھائی کا ایک طشت بھرا ہوا رکھا ہے۔ بے اختیار خوشی کے ساتھ اس نے اپنی ماں سے لپٹ کر کہا۔

"وہ اماں جان کیا یہ خدا نے بھیجا ہے۔ بیشک یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب چیزیں میرے اچھے خدا کے پاس سے آئی ہیں۔ اس نے میری دعا کو ضرور ہی سُن لیا۔ اماں جان مجھے جلدی بتاؤ کیا کوئی فرشتہ ان سب چیزوں کو اس کھڑکی کے راستے رکھ گیا ہے"؟

ماں نے اپنے بھولے بھالے کم سن بچے کو پیار کیا اور کہا۔ نہیں۔ میرے پیارے بچے آسمان سے کوئی فرشتہ یہ چیزیں نہیں لایا مگر تمہاری دعا ضرور تمہارے خدا نے سُن لی۔ جب تم مسجد میں نہائیت دلی توجہ سے دعا مانگ رہے تھے تو محلّہ کا چودھری بھی تمہارے پاس ہی نماز پڑھ رہا تھا۔ تم نے شائد اسے نہ دیکھا ہو مگر اس نے تمہاری دعا کے الفاظ کو سُنا اور اس کے دل پر بہت اثر ہوا خدا نے اس کے دل میں ڈالا۔ تحریک کی اور اس نے فوراً تمہارے لئے یہ چیزیں اسی وقت بھیجدیں۔ ایک طرح وہ گویا رحمت کا فرشتہ ہے۔ جو خدا نے تمہاری دعا کو سنکر ہماری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ میرے پیارے بچے آؤ ہم سب ملکر خدا کا شکر ادا کریں اور وعدہ کریں۔ کہ اس کے انعامات کو کبھی نہ بھولیں گے۔

(زینب بنت عبد اللہ الہ دین صاحب احمدی سکندرآباد دکن)

ولادت میری خالہ صاحبہ کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکی پیدا ہوئی ہے اسکی شکرگزاری میں میری والدہ صاحبہ دس روپے مصباح کے لئے بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتی ہیں۔ (زینب بنت عبد اللہ)

مصباح ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس بچی کی عمر میں برکت دے۔ اور ہر قسم کی نعمتوں اور فضیلتوں کی وارثہ ہو۔

الیاس

رُوس کے مشرقی حصّے یوفا کے علاقے میں الیاس نامی ایک کسان رہتا تھا۔ اس کی شادی کے ایکسال بعد اس کے والدین فوت ہو گئے۔ اسوقت اس کے پاس صرف سات گھوڑے۔ دو گائیں اور تقریباً بیس بھیڑیں تھیں۔ وہ ایک محنتی شخص تھا۔ چنانچہ وہ اور اس کی بیوی صبح سے شام تک کام کرتے اور رات کو کم سوتے۔ اس طرح رفتہ رفتہ ان کی حالت بدلتی گئی۔ حتیٰ کہ تقریباً پانچ سال کے عرصہ میں وہ دو سو گھوڑے اور بارہ سو بھیڑوں کا مالک بن گیا۔ اب مزدور اس کی بھیڑوں اور بکریوں کی نگہبانی کرتے اور پالتے علاقے کے لوگ اس پر رشک کرتے تھے اور کہتے:-

"الیاس ایک خوش قسمت آدمی ہے۔ اسکے پاس سب کچھ ہے۔ اور دنیا یقیناً اس کے لئے ایک خوشنما جگہ ہوگی"۔

الیاس مہمان نواز تھا۔ جب کبھی کوئی مہمان اس کے پاس آتا وہ اس کی بہت خاطر مدارات کرتا۔ عموماً ایک یا دو بھیڑیں مہمانوں کے لئے ذبح ہوتیں۔ اور کسی دوست کو چائے یا شربت پلائے بغیر نہ جانے دیتا۔

اس کی ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے۔ ایام غربت میں یہ اپنے باپ کا ہاتھ بٹاتے اور ہر قسم کا کام کرتے تھے۔ اب الیاس نے اُن کی شادیاں کر دیں۔ بڑا بیٹا ایک لڑائی میں مارا گیا۔ مگر چھوٹے لڑکے کی بیوی خود غرض

اور ضدن واقع ہوئی تھی۔ اس نے اپنے خاوند کے ساتھ علیحدہ رہنے کی خواہش کی۔ کیونکہ وہ اپنے خسر کی خدمت کرنا ناپسند کرتی تھی۔ الیاس نے اس کی اِس خواہش کو معلوم کرکے اپنے بیٹے کو ایک علیحدہ مکان لے دیا۔ اور کچھ بھیڑیں اور بکریاں بھی دے دیں۔ چند سال بافراغت گذر گئے۔ اب الیاس کی عمر ۷۰ سال کی ہو گی۔ کہ اچانک الیاس کے جانوروں میں بیماری پھوٹ پڑی۔ اور بہت سے جانور مر گئے۔ اسکے بعد غلّہ بھی کافی نہ ہوا۔ اور ستم پر ستم یہ کہ انہی ایّام میں موسم سرما آگیا۔ چنانچہ جانوروں کی کثیر تعداد اس طرح ضایع ہو گئی۔ اب الیاس کی حالت بد سے بدتر ہونے لگی۔ اور گھر کی دری اور غالیچے وغیرہ بیچنے تک کی نوبت آگئی۔ الیاس نے بے بس ہو کر اپنے آپ کو مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے سلئے چھوڑ دیا۔ اور بڑھاپے میں دونوں میاں بیوی کو تکلیفوں کا سامنا ہوا۔ آہستہ آہستہ الیاس کی حالت اتنی خراب ہو گئی۔ کہ ایک دن سوائے تن کے کپڑوں کے اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس کا بیٹا جس نے اس سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ دور دراز ملک میں چلا گیا تھا۔ اور اس کی بیٹی مر گئی تھی۔ چنانچہ الیاس کی حالت اب قابلِ رحم تھی۔ اور اسوقت کوئی متنفس ایسا نہ تھا جو اِس بوڑھے جوڑے کی مدد کرتا۔ آخر ان کے ہمسایہ محمدؐ شاہ نے اِنپر رحم کھایا۔ محمدؐ شاہ متوسط درجہ کے لوگوں میں سے تھا۔ الیاس کی مہمان نوازی اور فراخدلی اُس کے دل میں تازہ تھی۔ چنانچہ اس نے الیاس سے کہا:-

”تم اور تمہاری بیوی میرے ہاں رہو۔ اور میرے باغ میں کام کرو۔ اتنا جتنا کہ تم کو تمہاری طاقت اجازت دے۔ میں تم دونوں کو کھانا اور کپڑا دوں گا۔ اور اگر تمہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو وہ بھی مجھ سے لے سکتے ہو“۔

الیاس نے اس مصیبت و افلاس کی حالت میں اپنے ہمسایہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور وہ اور اس کی بیوی دونوں محمدؐ شاہ کے گھر نوکروں کی حالت میں داخل ہوئے۔ پہلے پہل تو اُن کو یہ حالت بہت تکلیف دہ معلوم ہوئی۔ لیکن تلے کے۔ آخر کار یہ عادی ہو گئے۔ اور اپنا کام کاج ایمانداری سے کرنے لگے۔ یہ خود مالک رہ چکے تھے۔ اسلئے جانتے تھے۔ کہ نوکروں کو کس طرح کام کرنا چاہیئے۔ اور سُست بھی نہ تھے۔ پھر جتنا انکی طاقت اُن کو اجازت دیتی تھی کام کرتے تھے۔

ایکدفعہ محمدؐ شاہ کے گھر کچھ مہمان بڑی دُور سے آئے۔ ان میں ایک مولوی بھی تھا۔ محمدؐ شاہ نے الیاس کو کہا۔ کہ ان کے لئے بھیڑ ذبح کرے۔ چنانچہ اس نے بھیڑ ذبح کی۔ اور اس کو پکا کر مہمان کے آگے رکھا جب مہمان کھانا کھا چکے تو یہ وہاں سے جانے لگا۔ محمدؐ شاہ نے اس کو جاتے ہوئے دیکھکر ایک مہمان کو کہا:-

”تم نے اس بوڑھے کو جو ابھی یہاں سے گذرا ہے دیکھا ہے۔ وہ ہاں“۔ مہمان نے جواب دیا ”کیا اس کے متعلق کوئی عجیب بات ہے“۔

محمدؐ شاہ نے کہا ”پہلے وہ ایک امیر آدمی تھا۔ اور اب وہ میرا مزدور ہے۔ اسکا نام الیاس ہے“۔

”میں نے اس کو پہلے تو کہیں نہیں دیکھا۔ ہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی شہرت تو دور نزدیک پھیلی ہوئی ہے۔" مہمان نے کہا:
"بالکل ٹھیک - لیکن اب اسکے پاس کچھ نہیں۔ وہ اور اس کی بیوی میرے پاس نوکروں کیطرح رہتے ہیں۔" محمد شاہ نے کہا۔

مہمان یہ سنکر حیران ہوا - اسنے اپنے سر کو حیرت سے جنبش دی اور پھر کہا "دوست! دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے ایک آدمی کو بلند کرتی ہے - اور دوسرے کو ذلیل کرتی ہے - کیا بوڑھا آدمی اپنے تمام اسباب کے ضائع جانے پر افسوس نہیں کرتا؟" "کون کہہ سکتا ہے" محمد شاہ نے کہا "وہ ہمارے ہاں بافراغت و با اطمینان زندگی بسر کرتا ہے۔"

"کیا میں اسکے ساتھ بات چیت کر سکتا ہوں۔" مہمان نے کہا۔ "بسر وچشم" محمد شاہ نے جواب دیا اور اس کو اسکے کمرے سے بلایا - وہ آیا تو مہمان نے کہا:-
"آؤ بوڑھے باپ! ہاں ذرا اپنی بیوی کو بھی بلاؤ" الیاس واپس گیا - اور اپنی بیوی کو ساتھ لے آیا - اس کی بیوی پردے کے پیچھے بیٹھ گئی - مہمان نے الیاس کو چائے کی پیالی دی - الیاس نے چائے پی لی تو مہمان نے کہا "میں خیال کرتا ہوں کہ تم ہمیں دیکھکر ضرور افسردہ ہوئے ہوئے - اور اس نے تم کو موجودہ غربت اور گذری ہوئی خوشحالی یاد دلادی ہوگی۔"

الیاس مسکرایا اور اسنے کہا "اگر میں یہ بتاؤں کہ خوشحالی کیا ہے - تو تم یقیناً میرا اعتبار نہ کروگے - اس سے یہ بہتر ہے کہ تم میری بیوی سے دریافت کرو - وہ صاف گو عورت ہے - اور تمہیں سچ بتانے میں ذرہ بھر دریغ نہ کرے گی۔"

مہمان نے اپنا رُخ پردے کیطرف کیا - اور بڑے اشتیاق آمیز لہجہ میں کہا "ہاں اچھی اماں مجھے بتاؤ - کہ تمہاری گذشتہ خوشحالی کا مقابلہ موجودہ غربت سے کس لحاظ سے ہے؟"

عورت نے پردے کے پیچھے سے جواب دیا - "اس کے متعلق جو کچھ میں جانتی ہوں - وہ یہ ہے - کہ میں اور میرے خاوند نے پچاس برس تک خوشحالی کو تلاش کیا لیکن اس کو نہ پا سکے - اب جبکہ ہماری حالت نوکروں جیسی ہوگئی ہے - تو ہم نے اس کو پایا ہے۔"
مہمان یہ سن کر حیران ہوگیا - لیکن بوڑھی عورت نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا:-
"میں تمہارے سامنے سچائی کو پیش کرونگی - حیران نہ ہونا - نصف صدی تک ہم خوشی کو تلاش کرتے رہے - اور جبتک ہم امیر رہے - اس کو نہ پا سکے - اب جبکہ ہم بالکل مفلس و نادار ہیں - ہمارے پاس ایک نایاب چیز ہے - اور وہ حقیقی راحت ہے۔"

"لیکن آپ کی یہ خوشحالی کس بات پر مبنی ہے؟" مہمان نے پوچھا - عورت نے جواب دیا:-
"ہاں اس طرح جب ہم امیر تھے - تو ہمارے لئے بہت سے غم تھے - ہمارے پاس اتنا وقت نہ تھا - کہ ہم ایک دوسرے سے ہنس بول کر باتیں کرتے - خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے - اور اپنی روحانی حالت پر غور کرتے - بعض اوقات مہمان آتے - اور ہم کو ان کی فکر کرنی پڑتی - ہم راتوں کو جاگتے - کہ کوئی ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھیڑ بکریوں کو نہ لیجائے۔ اور ہر وقت ان کی حفاظت کی فکر رہتی۔ اور اسکو دوگنا چوگنا بنانے میں مصروف رہتے۔ اسکے علاوہ مجھ میں اور میرے خاوند میں اکثر اختلاف رہتا۔ وہ کچھ کرنے کو کہتے تو میں کچھ کہتی۔ تب ہم میں جنگ چھڑ جاتی۔ خلاصہ یہ کہ ہم خوشی کو کہیں سے نہ پاسکے۔ اس وقت ہماری حالت گنہگاروں کی سی تھی۔"

"اور اب" مہمان نے دریافت کیا۔

بوڑھی عورت نے جواب دیا۔ "اب میں اور میرا خاوند صبح سویرے اٹھتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ اور ایکدوسرے سے شفقت و محبّت سے پیش آتے ہیں۔ ہماری زندگی آرام سے گذرتی ہے۔ ہمیں کوئی غم نہیں۔ سوائے اسکے کہ اپنا فرض ادا کریں۔ کوئی فکر نہیں۔ سوائے اس کے کہ شکر کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ اور کوئی بات جھگڑنے کے لئے نہیں ملتی۔ ہم نے پچاس برس تک اس کو ڈھونڈا۔ اور نہ پاسکے۔ لیکن اب اس حالت میں ہم اس کو خوب پاسکتے ہیں۔"

مہمان یہ سُن کر ہنس پڑا۔ لیکن الیاس نے کہا:۔

"دوست! ہنسو مت۔ یہ ہنسنے کا مقام نہیں ہے۔ یہ زندگی کی سچی حقیقت ہے۔ ہم پہلے پہل اپنے مال و اسباب کے ضائع ہونے پر افسوس کرتے رہے۔ لیکن اب خدائے تعالےٰ نے ہم پر سچائی کو ظاہر کیا ہے۔"

اس پر مولوی صاحب نے کہا "الیاس نے زندگی کو نہایت اعلےٰ طریقے سے بیان کیا ہے۔ ہماری مقدس کتاب میں بھی یہی لکھا ہے۔"

"مہمان نے یہ سُنکر ہنسی کو بند کیا۔ اور غور و فکر کے بحر میں غوطے لگانے لگا۔" فقط

(ترجمہ) محمودہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب قادیان

ایک قابل تقلید مثال

ہماری پیاری بہن اختر بیگم جے۔ وی۔ کلاس گرلز ہائی سکول سیالکوٹ میں پڑھتی تھی۔ گذشتہ سالانہ جلسہ پر قادیان میں بیمار ہوگئی۔ وہ مہینہ متواتر بیمار رہی۔ کلی طور پر بیماری سے تو شفا نہ ہوئی۔ مگر بیماری رُک گئی۔ اور وہ ایک ڈاکٹر کے زیر علاج رہ کر ماہ اپریل میں اپنے جے۔ وی کلاس کے فائینل امتحان میں بیٹھ گئی۔ دوران امتحان میں اُسے دو ایک روز بخار ہوگیا۔ مگر وہ ہمت کی پوری گھبرائی نہیں۔ جب ۲۰ اپریل کو امتحان سے فارغ ہوکر گھر آگئی۔ ۲۱ کو اُسے پیٹ میں درد شروع ہوگیا۔ انگریزی۔ یونانی۔ وغیرہ سب علاج کئے گئے۔ مگر کسی سے افاقہ نہ ہوا۔ بلکہ دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ انتقال سے ایک ہفتہ پہلے اُسے آناً فاناً فالج کا حملہ دماغ کی طرف ہوگیا۔ جس سے اس کی زیست کی رہی سہی امید بھی منقطع ہوگئی۔ آخر ۲۰ جون بروز ہفتہ ۲ بجے شام اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ ۲۱ سال ۳ ماہ عمر پاکر فوت ہوگئی۔ اور ابھی نا کتخدا تھی۔ اسکول

میں ڈیڑھ سال زیر تعلیم رہی۔ اس کی خوش خلقی اور حسن سلوک و محبت سے سب اس کی ہم عصر و ہم کلاس لڑکیاں و اُستانیاں مداح ہیں۔ اس کی کلاس فیلو لڑکیاں اُسکو اس کے اخلاق فاضلہ کی بدولت فرخندہ اختر کہہ کے پکارا کرتی تھیں۔ اس نام کو اس نے خود بھی پسند کیا اور وہ کبھی کبھی اپنا یہہ خطابی نام بھی لکھا کرتی تھی بڑی محنتی۔ مؤدب۔ صفائی پسند۔ سادہ مزاج۔ کم گو۔ احمدیت کا ایک سچّہ نمونہ تھی۔ طبیعت کی نرم اور ذہن رسا تھا۔ سلائی۔ کشیدہ۔ نقشہ کشی۔ بیل بوٹا کی شناخت میں اُسے خدا نے ایک خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ ہیڈ مسٹرس مس گپتا نے اسکی وفات پر خاص طور پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اسکے تعلیمی سامان کے دو بکس بھرے ہوئے ہیں۔ چونکہ انتقال کے وقت تک وہ اپنے زندگی کے پہلے دُور میں تھی۔ اور بوجہ ناکتخدا ہونے کے وہ کسی جائداد کی مالک نہ تھی۔ اور نہ اُسے ابھی آئندہ زندگی کے سوچنے کا موقعہ میسّر آیا تھا۔ جو وہ موت کا شکار ہو گئی۔ اور وہ وصیت نہ کر سکی۔ اب ہم لوگوں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ جو حصہ جائداد یا ترکہ وغیرہ بطور جہیز بتقریب شادی اُسکو دینا تھا۔ وہ ایصال ثواب کی خاطر بخدمت جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیش کر دیا جائے +

(مریم صدیقہ و عزیزہ بیگم نوشہرہ ککے زیاں)

تعلیم یافتہ مصباحی بہنیں مصباح کے لئے اچھے اچھے مضامین بھجوائیں: (ایڈیٹر)

رپورٹ کارگذاری پانچ ماہ
لجنہ اماء اللہ فیروزپور شہر

پہلا اجلاس

خدا کے فضل و کرم سے ہمارا سالِ دوران کا پہلا اجلاس مورخہ ۷؍ جنوری بر مکان بابو محمدؐ فاضل صاحب زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے نئے سال کا قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کرتے ہوئے افتتاح کیا۔ بعد ازاں ہمشیرہ صاحبہ فضل محمدؐ صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد اہلیہ صاحبہ بابو عبد العزیز صاحب نے شرک کے ردّ پر مضمون بیان کیا۔ بعدہٗ خاکسارہ نے ایک مختصر مضمون سُنایا۔ اسکے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا +

دُوسرا اجلاس

مورخہ ۱۴؍ فروری۔ زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تلاوت قرآن فرمائی۔ بعد ازاں چند لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ پھر اہلیہ صاحبہ بابو محمدؐ افضل صاحب نے ایک مضمون پر کشتی نوحؑ سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت اُمّ المومنین کے استقبال کے لئے تجاویز پاس کرتے ہوئے دعا پر جلسہ ختم ہوا +

حضرت اُمّ المومنین بمعیت حضرت والدہ صاحبہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب مورخہ ۱۱؍ فروری کو درخواست لجنہ اماء اللہ قبول فرماتے ہوئے فیروزپور شہر تشریف لائیں۔ تمام بہنوں نے پیر اکبر علی صاحب کی کوٹھی پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت طعام دی۔ بعد ازاں لجنہ اماء اللہ نے بڑی محبت سے حضرت اُم المومنین کی خدمت میں ایک ریشمی چادر کا تحفہ پیش کیا جس کو آپ نے بڑے اخلاص سے شرف قبولیت عطا فرما کر تمام بہنوں سے مل کر ہمارے لئے ایک لمبی دعا فرمائی۔

تیسرا اجلاس

مورخہ یکم مارچ زیر صدارت اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اہلیہ صاحبہ بابو ضیاء الحق خان صاحب اور خاکسارہ نے نظم پڑھی بعد ازاں اہلیہ صاحبہ بابو محمد افضل صاحب نے مضمون سنایا۔ بعدہٗ یوم التبلیغ کو بہتر بنانے کے متعلق چند آراء پاس کی گئیں۔ جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

مورخہ پانچ مارچ یوم التبلیغ کے دن زیر انتظام صدر صاحبہ بہنیں پارٹیوں میں منقسم ہو کر مختلف ہندو شرفاء کے گھروں میں ٹریکٹ لیتے ہوئے روانہ ہو گئیں۔ اور بڑی سرگرمی کے ساتھ سارا دن مشغول تبلیغ رہیں۔ پانچ بجے کے قریب تمام نے کامیابی کی رپورٹیں دیں جنکا مجموعی اندازہ جنکو توحید اچھی طرح سُنائی گئی ۳۰۰ کا ہوا۔ خدا تعالیٰ نیکی میں سبقت کرنیوالی بہنوں کو جزائے خیر دے۔

چوتھا اجلاس

مورخہ ۳ اپریل بر مکان بابو محمد فاضل صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پریذیڈنٹ صاحبہ نے تقریر کی۔ بعد ازاں اہلیہ بابو محمد افضل صاحب نے ایک تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسارہ نے ایک مضمون سنایا۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

پانچواں اجلاس

ہمارا سال رواں کا پانچواں اجلاس بفضلِ خدا ۱۶ مئی کو محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ صدر صاحبہ نے تلاوت کی۔ اور اہلیہ بابو عبدالعزیز صاحب نے نظم سُنائی۔ بعد ازاں محترمہ استانی صاحبہ عائشہ بیگم نے ایک دلچسپ تقریر کی۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحبہ نے فرائض لجنہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک نہایت درد بھری نظم پڑھی جو کہ اُن کی اپنی بنائی ہوئی تھی۔ جس میں لجنہ کی کام کرنے کی جرأت کو اُبھارا گیا۔ بعد ازاں دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ تقریباً تمام بہنیں ہر اجلاس میں باقاعدگی کے ساتھ حاضر ہوتی رہی ہیں۔

(خاکسارہ خاور رشیدہ بیگم عفی عنہا سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

فیروزپور شہر

لجنہ اماءُ اللہ قادیان

آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۴ء لجنہ اماء اللہ قادیان کا ماہواری جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محمدی بی بی صاحبہ نے کی۔ اور نظم عظمت بیگم صاحبہ نے کلام محمود میں سے پڑھی۔ پھر زینب بیگم بنت احمد دین صاحب زرگر نے تقریر کی۔ اور اپنی تقریر میں تبلیغ کی طرف بہنوں کو توجہ دلائی۔ اسکے بعد مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے تقریر فرمائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ والسّلام

(خدیجہ منتظمہ جلسہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت مسیح موعودؑ

از رُوئے بائیبل

حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب جس طرح قرآن کریم کے تمام معیاروں کے مطابق سچے ہیں۔ اسی طرح دُوسری الہامی کتب کی رُو سے بھی آپؑ منجانب اللہ ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت میں بائیبل کے چند معیاروں سے آپؑ کا صادق ہونا ثابت کرتا ہوں ۔

اوّل جھوٹے نبی کے متعلق خدا تعالےٰ کا اٹل قانون ہے۔ کہ خدا تعالےٰ پر افترا کرنیوالا ہلاک ہوگا۔ چنانچہ فرمایا:۔

" جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا مَیں نے اُسے حکم نہیں دیا۔ تو وہ نبی قتل کیا جائیگا۔" (استثناء ۱۸/۲۰) پھر فرمایا۔ " وہ نبی یا خواب دیکھنے والا یعنی مفتری قتل کیا جاوے گا۔" پھر چند جھوٹے انبیاء کا ذکر کرکے فرمایا۔ " یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کیے جائینگے" (یرمیاہ ۱۴/۱۵)

اس قانون ازلی کے ماتحت: اگر حضرت مرزا صاحبؑ خدا کیطرف سے نہ ہوتے اور نعوذ باللہ کاذب ہوتے تو ان کا قتل ہونا لابدی تھا۔ کیونکہ کاذبوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے۔ اور تجربہ بھی اسبات کا شاہد ہے۔ کہ جس نے اپنی طرف سے کوئی بات اللہ کیطرف منسوب کی یا دعویٰ نبوت کیا اس کو زیادہ عمر نہ ملی اور قتل کیا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کافی عمر زندہ رہے۔ اور اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپؑ واقعی منجانب اللہ تھے۔ چنانچہ آپؑ نے اس بات کو واضح کرنے کیلئے دعا بھی کی تاکہ کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ فرمایا:۔

گر تُو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تُو دیدا ستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کُن منِ بدکار را
شاد کُن ایں زمرۂ اغیار را
آتش اَفشاں بر درو دیوارِ من
دُشمنم باش و تبہ کُن کارِ من

اگر آپؑ کاذب ہوتے تو اول تو ایسی دعا کرنیکی انکو جرأت ہی نہ ہوتی۔ اگر کرتے بھی تو بصورت کاذب، فوراً ہلاک ہو جاتے ۔

دوئم سچے نبی ہمیشہ دنیا پر غالب آیا کرتے ہیں اور ان کے مخالف ناکام اور نامراد ہی رہ جاتے ہیں۔ اور یہ انبیاء کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے چنانچہ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:۔ " میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔" (یوحنا ۱۶/۳۳) اور پھر لکھا ہے:۔ " اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے تو تم انکو مغلوب نہ کر سکو گے۔" (اعمال ۵/۳۹)

اس معیار کے ماتحت بھی حضرت مرزا صاحبؑ صادق ہیں۔ کیونکہ مخالفین نے بڑے بڑے حملے آپؑ پر کئے۔ مگر آخر حضورؑ ہی انپر غالب رہے۔ یہاں تک کہ آپؑ ہر معاملے میں پہلے بڑی تحدّی سے اعلان کر دیا کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ کہ مجھے میرے خدا نے بتایا ہے۔ کہ اس معاملے میں انجام کار تم ہی غالب رہو گے۔ چنانچہ کئی ایک واقعات اس بات کے شاہد ہیں۔ مثلاً اعجاز المسیح کے متعلق آپؑ کا یہ کہنا کہ من قام للجواب فسوف یریٰ انّہٗ مندم وتدمّر۔

سوئم سچے نبی کو پہچاننے کے لئے ایک گر یہ بتایا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے "تو جان رکھ کہ جب بھی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔" استثنار

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور پھر پیشگوئیاں کرے اور وہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوں جس کو وہ اپنی صداقت کی دلیل ٹھہراتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ باتیں جنکو اس نے خدا کی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ نے نہیں کہیں بلکہ خود ساختہ ہیں۔ اور وہ کاذب ہے۔ اس معیار کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے ہزارہا پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ جو کہ نہایت صفائی سے پوری ہوئیں۔ چنانچہ شروع میں ہی جبکہ آپؑ کے ساتھ چند لوگ تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کو مخاطب فرما کر کہا:۔ I will give you a large party of Islam آپؑ کی جماعت اسکا زندہ اور بیّن ثبوت ہے۔ پھر فرمایا:۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" ....

.... یہ الہام بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے پورا ہو رہا ہے۔ اور قریباً تمام دنیا میں احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور وہ دن بھی قریب ہیں۔ کہ بفضل تعالیٰ دنیا میں احمدی ہی احمدی نظر آئیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا:۔

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے آئیں گے۔ یہانتک کہ رستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ ریل گاڑی آنے سے پہلے قادیان آنیوالی سڑک اس بات کا زندہ ثبوت تھی۔ اور اب بھی ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئینگے۔ یہ ہے کہ جس وقت آپؑ زندہ تھے۔ تو آپؑ کے مشن کا چرچا سنکر بہت دور دور سے لوگ آپؑ کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور آجکل بھی کئی لوگ یہاں آتے ہیں۔ صدر انجمن ان کا خود انتظام کرتی ہے۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے یہاں مستقل رہائش کر رکھی ہے۔ مثلاً سماٹرا۔ جاوا۔ ماریشس۔ حیدرآباد و بمبئی کلکتہ کشمیر سرحد کابل وغیرہ کے کئی لوگ یہاں ہیں۔ جو آپؑ کی بیعت میں داخل ہو کر تعلیم وغیرہ کی خاطر یہاں رہتے ہیں۔ الغرض آپکی پیشگوئیاں آپؑ کی صداقت کی دلیل ہیں۔

چہارم نبی کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے۔ کہ اس کی دعوے سے پہلی زندگی ہر عیب اور ہر نقص سے پاکیزہ ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

14

"تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے۔ اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔"

اس معیار سے بھی آپؑ کی صداقت واضح ہے۔ آپؑ تذکرۃ الشہادتین میں تمام دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"تم کوئی عیب یا افترا یا جھوٹ یا دغا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔"

مگر تمام دنیا میں سے کسی کو کبھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپؑ کی زندگی پر کوئی عیب جوئی کرے۔ بلکہ بعض بڑے بڑے مخالف آپؑ کی تصدیق کر چکے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو کہ بعد میں سخت مخالف ہو گئے تھے اپنے رسالہ "اشاعۃ السنہ" جلد ۷ صفحہ ۹ میں بدیں الفاظ تصدیق کرتے ہیں :-

"اور اس براہین کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی۔ قلمی ولسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم ایک ایسی کتاب بتا دے۔ جس میں فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ اور برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرتے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی۔ قلمی ولسانی سے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو۔ اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھایا ہو۔"

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی لکھتے ہیں :-

"جس طرح مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں براہین احمدیہ تک اور اس کے بعد اسی طرح مرزا صاحب سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین کے بعد براہین تک۔ میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا چنانچہ ایکدفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷-۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا۔ ان دنوں مرزا صاحب ایک معمولی مصنف کی حیثیت میں تھے (تاریخ مرزا صفحہ ۵۳)

وہ شخص جس کی مخالفین بھی تائید کر چکے ہوں اس کے صادق ہونے میں کیا شک ہے؟

پنجم

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں :-

"جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں۔ وہی میرے گواہ ہیں۔" کام سے مراد معجزات ہیں۔ اور ان کا مطلب اس سے یہ ہے کہ میرے معجزات ہی میری سچائی کی دلیل ہیں۔

اس قانون ازلی کے ماتحت بھی حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعودؑ سچے ہیں۔ کیونکہ آپؑ نے ہزارہا معجزات دکھلائے خصوصاً لیکھرام۔ ڈوئی۔ سعداللہ لدھیانوی۔ عبدالحق غزنوی۔ عبدالکریم حیدرآبادی۔ عبدالرحیم خان صاحب وغیرہ اسکے بیّن ثبوت ہیں۔ نیز آپکی کئی کتب مثلاً حقیقۃ الوحی۔ نزول المسیح۔ تریاق القلوب آپؑ کے معجزات سے بھری پڑی ہیں۔

پس کیا ہی نیک طالع ہے۔ وُہ شخص بالخصوص عیسائی صاحبان میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بائیبل کے ان معیاروں کے مطابق سچّا جان کر قبول کرکے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ (محمد صدیق امرتسری)

روئیداد جلسہ ماہواری لجنہ شہر پشاور

آج مورخہ ۳ جون بروز اتوار بوقت آٹھ بجے صبح ماہواری جلسہ لجنہ اماء اللہ بذیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ مسجد احمدیہ پشاور شہر میں منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اسکے بعد عذرا بنت عبدالعزیز خان اور فاطمہ بی بی بنت ڈاکٹر محمد الدین صاحب نے یکے بعد دیگرے نظمیں کلامِ محمود سے پڑھکر سنائیں۔ پھر خاکسارہ نے مضمون سنایا جو کہ احمدی مستورات کے لئے نہایت ضروری تھا۔ بہنوں نے بہت ہی پسند کیا۔ بعد میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہجرت کے حالات اور صحابہؓ کی قربانیاں سنا کر بہنوں کو محظوظ کیا اور زمانہ حال میں سچی قربانیوں کی ضرورت کو واضح کیا ایسا ہی مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آجکل چاروں طرف سے احمدیت پر حملے ہو رہے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم بھی صحابہؓ کا نمونہ پیش کرسکیں۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (طاہرہ سیکرٹری لجنہ شہر پشاور)

37

شذرات

امریکہ میں شادی شدہ اور مجرد لوگوں کی عمر کا ... خاطر خواہ تجربہ کیا گیا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹروں اور مردم شماری کے افسروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ چالیس اور پچاس کے درمیان شادی شدہ مردوں اور عورتوں کی اموات کی اوسط فی ہزار ۹،۵ اور مجردوں کا اوسط ۱۹،۵ ہوتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حفظان صحت کے اعتبار سے بھی تاہل کی زندگی ضروری ہے۔

(کیا ان مذاہب کو بھی فطری اور الٰہی مذاہب قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو تجرد کی زندگی پر زور دیتے ہوں۔ اور رہبانیت اور برہمچریہ کی عظمت کا ڈھول پیٹتے ہوں؟ ان انکشافات سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے ایک اُمّی (صلعم) نے جو یہ اعلان کیا تھا۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام کیا اب بھی اس کی صداقت میں شبہ ہے؟)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس کا ایک شخص کامریڈ کوروٹ کو ایک روز سخت بیمار ہوا۔ اسکے ڈاکٹر نے صاف صاف کہدیا کہ اس شخص کا بیماری سے جانبر ہونا سخت مشکل ہے۔ ڈاکٹر نے بیمار سے کہا۔ کہ میرے دوست! مجھے یقین ہے کہ آپ ایک دو روز میں مرنے والے ہیں۔ اس لئے میں آپکو موت کا سرٹیفکیٹ ابھی سے دیئے دیتا ہوں تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر نے جان بلب مریض کو موت کا سرٹیفکیٹ دیدیا۔ اتفاق سے مریض صحتیاب

ہوگیا اور مرنے سے بچ گیا۔ ایک روز حکام نے اس سے کہا کہ چونکہ سرکاری طور پر آپ مر چکے ہیں۔ اس لئے مہربانی کر کے کمرہ خالی کر دیجئے۔ لیکن کمرہ خالی نہ کیا گیا۔ آخر اعلیٰ افسران تک یہ بات پہنچی اور انہوں نے "مردہ شخص" کی تحقیقات شروع کر دی۔ دوران تحقیقات میں جب انہوں نے یہ دیکھا کہ "مردہ انسان" ایک جگہ دوستوں کے ساتھ چائے نوشی میں مشغول ہے۔ اور وائرلیس براڈ کاسٹ سن رہا ہے۔ تو ان کو سخت مشکل پیش آئی آخر انہیں موت کے فیصلہ کو منسوخ کرنا پڑا۔

امریکہ کے ایک اہل قلم مسٹر چارلیس فورٹ نے ۲۹۴ اقسام کے جانور جمع کئے جو دنیا میں بارش کیساتھ برسے۔ اگست ۱۹۲۱ء میں لنڈن کے شمال میں چھوٹے چھوٹے مینڈک برسے تھے۔ اس سے دس سال پہلے سویڈن کے مقام ہوم اسٹیڈ میں ایک انچ سے لیکر چار انچ تک لمبے سرخ کیڑے کثیر تعداد میں بادل سے گرے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زارو آغا (ترک) جس کی عمر اسوقت ۱۵۶ برس کی ہے۔ اور جو دنیا میں سب سے بڑی عمر والا ہے وہ آج کل قسطنطنیہ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

۱۹۳۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ بچے پیدا کرنے والے ہندوستان کے قدیم قبائل ہیں۔ ذیل میں ہر قوم کی پیدائش کا تناسب درج کیا جاتا ہے:۔

جملہ مذاہب فی ہزار ۱۷۰ ۔ سکھ فی ہزار ۱۹۲
ہندو " ۱۶۴ ۔ قدیم اقوام فی ہزار ۱۹۶
مسلمان " ۱۷۸ ۔ ....

جس تیز رفتاری سے آجکل لوگ پاگل ہو رہے ہیں وہ رفتار اگر بدستور جاری رہی تو ۲۱۳۷ء میں دنیا کے سب آدمی پاگل ہو جائیں گے۔ انسان کو پاگل بنانے کے ذرائع میں سے فکر ایک بہت بڑی وجہ ہے۔

وبلیڈن سلوتھ ویلز کے ایک شخص مسٹر فریڈ ہینڈن کے خاندان کے ۱۲۰ سے زائد ممبر ہیں۔ مسٹر فریڈ کی عمر اس وقت ۷۴ سال ہے۔ اور اس کے لڑکوں پوتوں اور پڑپوتوں کی عمر مجموعی ۱۰۰۰ سال کے قریب ہے۔ بیوی جسے مرے ہوئے ایک سال ہو چکا ہے۔ ۲۲ بچوں کی ماں تھی۔ ایک لڑکی اسوقت پندرہ بچوں کی ماں ہے۔ لڑکوں کے علاوہ ۹۰ پوتے پوتیاں اور ۱۷ پڑپوتے اور پڑپوتیاں ہیں۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا میرے خیال میں چھوٹی عمر میں شادی کرنا برا نہیں ہے۔ میری شادی ۱۹ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ ویسٹ بروک (کینٹ) کی ایک عورت مسز ایس پیری کی ۱۲ سالہ لڑکی کا قد ۵ فٹ ۹ انچ ہے۔ لڑکی کی ماما کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انگلستان بھر میں سب سے دراز قد لڑکی ہے۔ لڑکی

17

۷ نمبر کا جوتہ پہنتی ہے ؛

نیویارک ۲۰ مئی - امریکہ کے ایک فائرمین کا دعویٰ ہے - کہ اس نے آجتک اپنی بیوی سے کبھی جھوٹ نہیں بولا - اس کی شادی کو ۴۸ سال ہو چکے ہیں - اس دوران میں ایک دفعہ بھی ان کی آپس میں شکر رنجی نہیں ہوئی ؛

لنڈن بذریعہ ڈاک - دو بھائیوں کو جنہوں نے ایک زندہ چوزے کی ٹانگیں توڑدی تھیں - اور اسکے پر نوچ ڈالے تھے - قانونِ بے رحمی کے ماتحت تین تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے ؛

سڈنی ۲۲ مئی - آسٹریلیا کی ایک عورت ۲۵ سال کی عمر میں دادی بن گئی ہے - ۱۲ سال کی عمر میں اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تھا - جو ۱۳ سال کی عمر میں ایک لڑکی کا باپ بن گیا ہے ؛

ٹرنکوبار - ۱۷ جون - ایک نیٹو عورت یکو پتی اور ۱۴ سالہ لڑکی جس کی شادی اس سال ہونے والی تھی - زندہ جل کر مر گئے ہیں - وہ اپنی جھونپڑی میں سوئے ہوئے تھے - کہ اچانک آگ لگ گئی - جھونپڑی جلکر راکھ ہو گئی ؛

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری کوشش فرمائے ؛

عورت

”عورت“ کا ہلکا تبسّم دل سے رنج و غم حسرت اور الم کی مہیب گھٹاؤں کو دُور کر دیتا ہے ؛

”عورت“ گلشن خزان دیدہ کے لئے عروس نوبہار ہے ؛

”عورت“ شبستان سکینت کی ملکہ ہے ؛

”عورت“ اقلیم قلب کی حکمران ہے ؛

”عورت“ محبّت اور وفا کی دیوی ہے ؛

”عورت“ زندگی کی کٹھن منزل کیلئے ”رہبر کامل“ ہے ؛

”عورت“ کا پہلا نام ”ماں“ دوسرا نام ”بہن“ تیسرا نام ”بیوی“ چوتھا نام ”بیٹی“ ہے ؛

”عورت“ بڑے بڑے عالیشان محلوں ہی کو اپنی ہر ادا سے بقعۂ نور نہیں بنا دیتی بلکہ وہ ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں کو بھی اپنی تجلّی سے منوّر کرتی ہے ؛

”عورت“ کی سامعہ نواز آواز سحر ہے جسکا سرور رُوح پرور اور وجد آگین ہے ؛

”عورت“ خودداری اور حیاء کا مجسمہ ہے ؛

”عورت“ محبّت کی بھوکی ہے - اور محبّت اس کی ”کائنات“ ہے ؛

”عورت“ لڑکپن - شباب اور پیری - تینوں زمانوں میں محبّت کرتی ہے ؛

”عورت“ فضلائے عالم کے لئے ترنّم اور سرود ہے -

”عورت“ زخمی دل کے لئے مرہم مسیحائی ہے -

”عورت“ کی محبت ریز آنکھیں شمع ہدایت ہیں ؛

18

"عورت" مرد کی ہر راحت و عیش ۔ رنج و غم" کی ہر حالت میں شریک ہے ۔

"عورت" نیکی کا فرشتہ ہے جو مرد کو گمراہی سے بچاتی ہے ۔

"عورت" کی نیک فطرت مشک کی طرح ہے ۔ جسکی خوشبو پائدار اور تمام خوشبوؤں پر غالب رہتی ہے ۔

"عورت" سرمایۂ راحت و مسرت ہے ۔

"عورت" انسانی زندگی کا ضروری جزو ہے ۔

"عورت" خدائے تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے ۔

"عورت" نعمت غیر مترقبہ ہے ۔

"عورت" صداقت شرافت اور نیکی کا پتلا ہوتی ہے ۔

"عورت" کے سامنے یزید کی شقاوت ۔ رستم کی شجاعت ۔ فریدون کی شوکت ۔ دارا کی حشمت ۔ فرعون کا تکبر ۔ قارون کی دولت ہیچ ہے ۔

"عورت" پیکر معصومیت ہے ۔

"عورت" صبر و استقلال کی زندہ تصویر ہے ۔

ذکرِ حبیب ۴

۱ - اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب سکنہ تلونڈی نے بیان کیا ۔ کہ ایکدفعہ میری چھوٹی سی بچی میرے ساتھ بیٹھی تھی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے صحن میں وضو کر رہے تھے ۔ اور بچی مجھ سے پوچھ رہی تھی ۔ اماں یہ مہدی ہیں؟ وہ بار بار کہتی ۔ آپؑ نے باتیں سُن لیں تو فرمایا ۔ یہ کیا کہتی ہے" میں نے عرض کیا حضورؑ یہ پوچھتی ہے ۔ کہ یہ امام مہدی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا ہاں میں مہدی ہوں ۔ ہاں میں امام مہدی ہوں ۔

۲ - میرے اولاد نہ تھی ۔ میں بیمار تھی ۔ حضورؑ سے دُعا کیلئے عرض کیا ۔ تو فرمایا ہاں میں دعا کرونگا ۔ پھر چند روز بعد میں نے خواب دیکھا کہ مجھے بہت زیادہ حیض آگیا ہے ۔ اور جب اس کی تعبیر دیکھی ایک تفسیر القرآن میں لکھا تھا کہ حیض خواب میں کوئی دیکھے تو اسکی کوئی ناپاکی ظاہر ہوتی ہے ۔ یا اولاد نہیں ہوتی یا اولاد مرجاتی ہے ۔ آپؑ سے دریافت کیا تو فرمایا ۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا ۔ چنانچہ اسکے بعد بفضلہ چار لڑکے پیدا ہوئے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ وسلامت ہیں ۔ لائق اور جوان ہیں ۔

۳ - ایکدفعہ میں کامن راج بی بی پڑھ رہی تھی ۔ آپؑ نے دُرِ ثمین عطا فرمائی اور فرمایا لکھنا بھی سیکھو اور قرآن و حدیث کو غور سے پڑھا کرو ۔

۴ - ایکدفعہ باغ میں سیر کو تشریف لے گئے تو عورتوں کو خاوند کی فرمانبرداری اور اطاعت کا وعظ فرمایا اور فرمایا کہ خاوند کے مقابل پر ہرگز چون و چرا نہ کرنی چاہیئے ۔ اُس کی کامل اطاعت میں تمہاری فلاح ہے اور یہ حکم خداوندی ہے ۔

۵ - آپؑ نماز باجماعت ادا فرماتے ۔ جس دن بیمار طبیعت کے باعث مسجد میں تشریف نہ لیجا سکتے گھر میں عورتوں کی جماعت ہوا کرتی جو اکثر عصر یا مغرب کی نماز ہوتی ۔

۶ - ایکدفعہ ایک دُکھتی ہوئی آنکھ والی عورت کو کسی دُوسری عورت نے کہا کہ بیچاری نماز کس طرح ادا کرے ۔ اسکی آنکھیں درد کرتی ہیں ۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ زبان تو درست ہے ۔ نماز باقاعدہ ادا کرنی چاہیئے ۔ والسلام

(ناچیز - سکینۃ النساء)

احمدی بہنوں سے گزارش

کچھ عرصہ سے مصباح میں احمدیہ خواتین کے مضامین بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہنوں نے اپنی توجہ اس طرف سے ہٹالی ہے۔ اور اگر ہے تو بہت کم ورنہ جبکہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں تعلیم یافتہ بی بیوں کی کوئی کمی نہیں۔ جو دینی و دنیادی ہر طرح کا علم رکھتی ہیں۔ اور ہر طرح کے مضامین لکھ سکتی ہیں۔ اور پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مصباح مصباحی بہنوں کے مضامین سے خالی نظر آئے؟ مصباح احمدی خواتین کا اخبار ہے۔ اگر ہم اسے ہر طرح سے کامیاب بنانے کی کوشش نہ کریں گی۔ اور کون کریگا۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ جس رنگ میں ہمارے مرشد و مربی ہمیں رنگنا چاہتے ہیں اس رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ جس غرض کے لئے اخبار جاری فرمایا اس غرض کو پورا کریں۔ ہم پر اس محسن مہربان آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کسقدر احسان ہے کہ انہوں نے شفقت فرماکر ہمیں پستی کے گڑھے سے نکلنے اور ترقی کی راہوں پر چلنے اور علم میں ترقی کرنے اور اپنے خیالات ظاہر کرنے کے لئے اخبار مصباح جاری کرادیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے۔ آمین۔

اب اگر ہم اس کی قدر نہ کریں۔ اور اسکو مضامین اس کی اشاعت میں پوری کوشش نہ کریں تو پھر ہمارا اپنا قصور ہوگا۔ لہذا میں اپنی محترم بہنوں کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کرتی ہوں کہ وہ اسکے لئے علمی۔ ادبی دینی و دنیادی ہر قسم کے مضامین تیار کرنے کی کوشش فرمادیں۔ اور خریدار بھی بڑھائیں کیونکہ ہر اخبار کی ترقی اس کی اشاعت پر موقوف ہے جسکی طرف ایڈیٹر صاحب بھی بارہا توجہ دلاچکے ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں بشاشت قلبی اور اپنی فرض شناسی سے اس گزارش کو منظور فرماتے ہوئے اس طرف توجہ فرمائیں گی۔ اسکے لئے میرے دل میں بھی تڑپ تو بہت ہے۔ مگر ایک تو کمی علم دوسرے کمزوری صحت کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ اس لئے بہنوں کی خدمت میں دعا کیلئے بھی درخواست کرتی ہوں

(طالب دعا۔ ناچیز عظمت قادیان)

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسَانِہٖ

میرا فرزند عزیز عبدالرحیم شبلی۔ (عزیز عبدالرحمٰن جنید بی۔ اے کا چھوٹا بھائی) اس سال بی کام فائینل کے امتحان میں کامیاب ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ دونوں کی تعلیم باوجود اس بے بضاعتی کے درجہ تکمیل تک پہنچی۔ بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو دین و دنیا میں مراد مند فرمائے ٭ (سکینۃ النساء)

مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے ذمہ کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں ورنہ عنقریب وی۔ پی تیار کئے جائیں گے ٭

(مینجر اخبار مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح - قادیان - دار الامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

جالی سے نکلا ہوا دوپٹہ

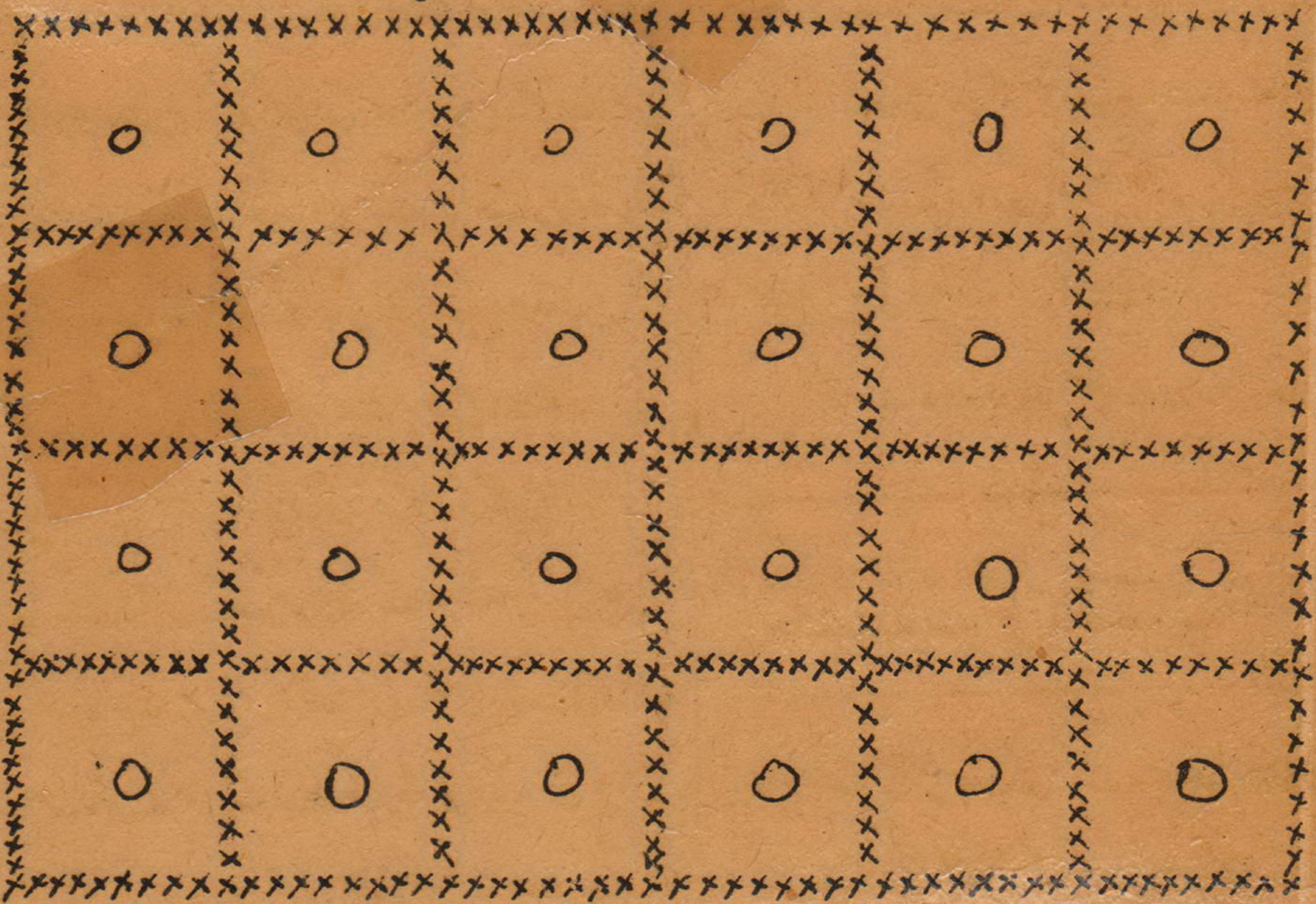

رفل یا جنگل باری ڈھائی گز منگوائیے۔ پھر چھ چھ تار نکال لیجیئے۔ جب سب ڈورے نکل چکیں۔ تو جالی نکال لیں۔ سوئی کو ایک جانب سے الٹ کر دوسری جانب کر لیں۔ بہت آسان جالی ہے۔ پورے دوپٹے میں چار خانے جالی کے بنا لیں۔ اور درمیان میں کامدانی کی ایک ایک ڈوری ڈال لیں۔ تو بہار دوپٹہ تیار ہے۔ اکثر بناتے بناتے میلا ہو جاتا ہے اسلئے خوب دھلوا کر استری کر لیجیئے۔ پھر اوڑھیئے ؂

(آنسہ تنویر فاطمہ - اتمولہ)

(تہذیب نسواں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔